بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیا

بچوں کو مسجد میں لانے اور ان کی صف بندی کے متعلق حکم یہ ہے کہ:

(۱) وہ بچے جو اتنے ناسمجھ اور کم عمر ہوں کہ انہیں پاکی ناپاکی مسجد وغیر مسجد کا بالکل شعور نہ ہو اور ان سے مسجد کے ناپاک ہونے کا غالب گمان ہو ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں مسجد میں لانا بالکل جائز نہیں ہے، مقتدیوں کو انہیں لانے سے بالکل روک دینا واجب ہے۔

(۲) وہ بچے جو کچھ تھوڑی بہت سمجھ رکھتے ہوں اور ان سے مسجد کی بے حرمتی اور ناپاک ہونے کا قوی اندیشہ نہ ہو، ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں مسجد میں لانا درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مسجد میں نہ لایا جائے۔

(۳) وہ بالغ بچے جو قریب البلوغ ہوں اور پوری طرح باشعور ہوں پاکی وناپاکی کو سمجھتے ہوں اور مسجد کا احترام ملحوظ رکھتے ہوں ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں مسجد میں لانا بلا کراہت جائز ہے، بلکہ نماز کی عادت ڈالنے کے لیے لانا ہی چاہیے البتہ ہر سرپرست کو ان کی نگرانی بھی کرنی چاہیے تاکہ وہ مسجد میں کوئی شرارت یا آداب مسجد کے خلاف کوئی کام نہ کریں، جب نابالغ بچے مسجد میں حاضر ہوں تو جماعت شروع کرنے سے پہلے ان کے نماز پڑھنے کی اور امام کی اقتداء میں کھڑے ہونے کی جگہ متعین کرنی چاہیے جس میں تفصیل یہ ہے، بچوں کی صفوں کا مردوں کی صف کے پیچھے ہونا سنت ہے، لہذا جب جماعت کا وقت ہو اور بچے حاضر ہوں تو پہلے مرد اپنی صفیں بنائیں پھر ان کے بعد بچے اپنی صفیں بنائیں، بچے کم ہوں تو بھی ان کی علیحدہ صف مردوں کی صف کے بعد بنانی چاہیے مردوں کے ساتھ شامل نہ کرنا چاہیے اور حتی الامکان کوشش کرنی یہ ہونی چاہیے کہ بچے مردوں کی صفوں میں نہ گھسیں، پھر اس ترتیب سے جماعت قائم ہو جانے کے بعد اگر بعد میں کچھ مرد حاضر ہوں تو اول وہ مردوں کی صفوں کو مکمل کریں، اگر وہ مکمل ہو چکی ہوں تو پھر بچوں کی صف میں ہی دائیں بائیں شامل ہو جائیں بچوں کو پیچھے نہ ہٹائیں کیونکہ بچے اپنے صحیح مقام پر کھڑے ہیں اور مردوں اور بچوں کی یہ ترتیب جماعت کے شروع ہو جانے کے بعد نہیں اس لیے جماعت شروع ہو جانے کے بعد جس صف میں جگہ ملے وہیں شامل ہو جانا چاہیے۔

بچوں کی صف مردوں کے پیچھے بنانے کا یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مسجد میں آنے والے بچے تربیت یافتہ اور سلیقہ مند ہوں مسجد میں شرارتیں نہ کریں شور نہ مچائیں اور مسجد کے احترام کو مد نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے نماز ادا کریں اور اگر صورتحال اس کے برعکس ہو اور ان کی علیحدہ صف بنانے میں نماز کے اندر شرارتیں کرنے اور اپنی نماز کو باطل کرنے یا ان کے کسی طرز عمل اور شرارت سے مردوں کی نماز باطل ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو تو پھر ان کی علیحدہ صف نہ بنائی جائے، بلکہ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

ان کو منتشر اور متفرق طور پر کھڑے کیا جائے تاکہ وہ نماز میں کوئی شرارت کرکے اپنی یا دوسروں کی نماز برباد کرنے کا ذریعہ نہ بنیں ایسی صورت میں مردوں کی صف میں ان کے کھڑے ہونے سے مردوں کی نماز میں کوئی کراہت نہ آئے گی۔

(ماخذہ البلاغ جمادی الثانیہ ۱۴۰۰ھ)

البحر الرائق – (1 / 374)

قَوْلُهُ (وَيَصُفُّ الرِّجَالُ ثُمَّ الصِّبْيَانُ ثُمَّ النِّسَاءُ) لِقَوْلِهِ عليه الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ليلني (((ليليني))) مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ والنهي

البحر الرائق – (1 / 374)

وَيَقْتَضِي أَيْضًا أَنَّ الصَّبِيَّ الْوَاحِدَ لَا يَكُونُ مُنْفَرِدًا عن صَفِّ الرِّجَالِ بَلْ يَدْخُلُ في صَفِّهِمْ وَأَنَّ مَحَلَّ هذا التَّرْتِيبِ إنَّمَا هو عِنْدَ حُضُورِ جَمْعٍ من الرِّجَالِ وَجَمْعٍ من الصِّبْيَانِ فَحِينَئِذٍ تُؤَخَّرُ الصِّبْيَانُ

تقريرات الرافعي (1 73)

قال الرحمتي ربما يتعين في زماننا ادخال الصبيان في صفوف الرجال لان المعهود منهم اذا اجتمع صبيان فأكثر تبطل صلاتهم بعضهم ببعض وربما تعدى ضررهم الى افساد صلاة الرجال انتهى

بدائع الصنائع – (1 / 159)

وَلَوْ اجْتَمَعَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَالْخَنَاثَى وَالصَّبِيَّاتُ الْمُرَاهِقَاتُ فَأَرَادُوا أَنْ يَصْطَفُّوا لِلْجَمَاعَةِ يَقُومُ الرِّجَالُ صَفًّا مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الصِّبْيَانُ بَعْدَهُمْ

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح – (1 / 340)

ويكره أشد كراهة أن يقيم الرجل أخاه فيجلس في موضعه في الجمعة وغيرها قالالكرماني وظاهر النهي الوارد فيه التحريم لأن من سبق إلى مباح فهو أحق به

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹ رجب ۱۴۳۳ھ

۲۰ مئی ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۰ رجب ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
عفا اللہ
۹/۷/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ

الجواب صحیح
۱۰/۷/۱۴۳۳ھ

Scanned by CamScanner